ہفتہ 22 فروری 2003ء 20 ذوالحج 1423 ہجری- 22 تبلیغ 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 41

حصول محبت الٰہی کیلئے دعا

حضرت عبداللہ بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے
اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا کر اور اس کی محبت بھی جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے- اے اللہ جو میری محبوب چیزیں تو مجھے عطا کرے ان کو میرے لئے ان باتوں میں جو تجھے محبوب ہیں قوت کا ذریعہ بنادے اور جو میری محبوب چیزیں تو مجھ سے جدا کردے ان کے بدلہ میں اپنی محبوب چیزیں عطا فرمادے-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح حدیث نمبر 3413)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

معرفت کے بعد بڑی ضرورت نجات کے لئے محبت الٰہی ہے- یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنیوالے کو عذاب دینا نہیں چاہتا بلکہ محبت محبت کو جذب کرتی اور اپنی طرف کھینچتی ہے- جس شخص سے کوئی سچے دل سے محبت کرتا ہے اس کو یقین کرنا چاہئے کہ وہ دوسرا شخص بھی جس سے محبت کی گئی ہے اس سے دشمنی نہیں کرسکتا بلکہ اگر ایک شخص ایک شخص کو جس سے وہ دل سے محبت رکھتا ہے اپنی اس محبت سے اطلاع بھی نہ دے تب بھی اس قدر اثر تو ضرور ہوتا ہے کہ وہ شخص اس سے دشمنی نہیں کرسکتا- اسی بناء پر کہا گیا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے- اور خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزارہا لوگ ان کی طرف کھینچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی جان بھی ان پر فدا کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی ان کے دل میں ہوتی ہے- یہاں تک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈال کر بھی ان کے آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں- آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتی ہے پھر جبکہ انسان باوجودیکہ وہ عالم الغیب نہیں دوسرے شخص کی مخفی محبت پر اطلاع پالیتا ہے تو پھر کیونکر خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے کسی کی خالص محبت سے بے خبر رہ سکتا ہے- محبت عجیب چیز ہے اس کی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے سچی اور ذاتی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا- اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بے تاب رہتا ہے اور بُعد اور دوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے-

(چشمہ مسیحی- روحانی خزائن جلد 20ص 278)

ایک قومی سانحہ

پاک فضائیہ کے طیارے کے حادثہ میں ائرچیف مارشل سمیت 17- افراد جاں بحق

20 فروری 2003ء کو پاک فضائیہ کے سربراہ ائرچیف مارشل مصحف علی میر اور دو ائر وائس مارشل اور مزید چودہ افراد سمیت فضائی حادثہ میں جاں بحق ہوگئے- ائرچیف مارشل پاک فضائیہ کے فوکر ایف 27 ہوائی جہاز کے ذریعے چکلالہ سے کوہاٹ پی اے ایف بیس کے معائنہ کیلئے روانہ ہوئے تھے- پرواز کے 17 منٹ بعد ہی طیارے کا ائرٹریفک کنٹرول سے رابطہ منقطع ہوگیا اور منزل پر پہنچنے سے صرف تین منٹ پہلے حادثہ کا شکار ہوگیا فوکر کوہاٹ کے علاقہ گمبٹ کے قریب تولنج پہاڑ سے ٹکرایا- ائرکنٹرول سے رابطہ منقطع ہونے کے بعد فضائیہ کی ٹیمیں فوری طور پر جہاز کی تلاش میں نکل گئیں- مقامی افراد کے مطابق حادثے کے وقت موسم خراب تھا اور چاروں طرف دھند چھائی ہوئی تھی- اچانک جہاز کے گرنے اور دھماکے کی آواز آئی- جہاز کا ملبہ پہاڑ کے چاروں طرف پھیل گیا- تمام افراد موقع پر ہی شہید ہوگئے- اس طیارے کی تباہی پاکستان کی فضائی تاریخ میں تیسرا بڑا حادثہ ہے- 1951ء میں لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقاتی رپورٹ لے جانے والے دو جرنیل اور 1988ء میں صدر ضیاء سمیت کئی افراد طیارے کے حادثے میں ہلاک ہوئے- صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیراعظم میر ظفراللہ جمالی نے فوکر طیارے کے المناک حادثہ پر دلی رنج اور دکھ کا اظہار کیا ہے اور ملک بھر میں 21 فروری کو سوگ کا اعلان کیا- شہید ہونے والوں میں ائرچیف اور ان کی اہلیہ بلقیس میر کے علاوہ دو ائیر وائس مارشل، دو ائرکموڈور، ایک گروپ کیپٹن، ایک ونگ کمانڈر، 3 سکواڈرن لیڈر، سینئر ٹیکنیشن اور چار کارپورل ٹیکنیشن شامل ہیں-

خصوصی درخواست دعا

۞ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1970ء ①

5 جنوری — مسٹر ابو بکر فون لیبر کمشنر گیمبیا متعین بھارت کی قادیان آمد۔

9 جنوری — حضور نے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے اپنے پریس اور ریڈیو سٹیشن کے قیام کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

15 جنوری — آندھرا بھارت میں دہریوں کی کانفرنس میں احمدی مربی کی تقریر۔

18 جنوری — حضور نے خلافت لائبریری ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

23 جنوری — جماعت احمدیہ یادگیر بھارت کی طرف سے وزیر اعلیٰ کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ۔

یکم فروری — ایوان محمود ربوہ میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت کمرشل انسٹی ٹیوٹ اور بیڈمنٹن کلب کا افتتاح ہوا۔

8 فروری — خدام الاحمدیہ کی مرکزی لائبریری میں علمی مجالس کا آغاز۔

9 فروری — مدھیہ پردیش بھارت میں جماعت کا کامیاب مناظرہ

21 فروری — حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالمی عدالت انصاف کے صدر منتخب ہوئے۔

یکم تا 6 مارچ — جماعت احمدیہ نے ہفتہ قرآن مجید منایا۔

8 مارچ — حضور نے جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کے سائنس بلاک اور بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔

11 مارچ — حضور نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم ایس سی فزکس کے لئے اپنی طرف سے سکالرشپ دینے کا اعلان فرمایا۔

20 مارچ — حضور کا معرکۃ الآراء خطبہ جمعہ 'مقام محمدیت کی عظیم روحانی تجلیات' کے عنوان سے شائع ہوا۔

27 تا 29 مارچ — سالانہ مجلس مشاورت۔

4 اپریل تا 8 جون — حضور کا دورہ یورپ و مغربی افریقہ۔ اس دورہ میں حضور نے 10 پریس کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ 12 استقبالیہ تقاریب میں شرکت کی 4 سرکاری ضیافتوں میں تشریف لے گئے۔ 5 بیوت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ 4 بیوت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ 6 ممالک کے سربراہوں سے ملاقات کی دو یونیورسٹیوں میں ایک ہزار سے زائد دانشوروں سے خطاب فرمایا۔ ایک مشن ہاؤس کا افتتاح کیا اور ایک کا سنگ بنیاد رکھا۔ 9 خطبات جمعہ ارشاد فرمائے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو کئی انٹرویو دیئے۔ لاکھوں افریقنز سے مصافحہ کیا۔

5 اپریل — حضور کی سوئٹزرلینڈ آمد۔ ''بیت محمود زیورک کا افتتاح فرمایا۔

9 اپریل — حضور کا دورہ مغربی جرمنی

11 تا 17 اپریل — حضور کا دورہ نائیجیریا۔

11 اپریل — مسلم کونسل آف نائیجیریا کی طرف سے حضور کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ دیا گیا۔

12 اپریل — نائیجیریا کی عدالت عالیہ کے احمدی جج عبدالرحیم بقری صاحب کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دعوت۔

12 اپریل — اجیبواوڈے نائیجیریا میں حضور نے ایک بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 244)

سمالی لینڈ میں خون سے گلستان احمدیت کی آبیاری

علامہ حضرت حافظ روشن علی صاحب کے بھائی حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ آپ نے حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب رئیس اعظم خوست کے صرف پانچ چھ ماہ بعد سمالی لینڈ میں حق وصداقت کے لئے 10 جنوری 1904ء کو اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اس سانحہ دلربا کے تعلق میں حضرت ڈاکٹر ممتاز علی خاں صاحب اسسٹنٹ ہاسپٹل بربرا نے مرکز احمدیت قادیان میں تحریر فرمایا:-

''یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ 10 جنوری 1904ء کی جدبالی لڑائی میں (جس میں عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائی صاحب جمن خان صاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن و مربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علی صاحب دشمن کے ہاتھ سے (قربان) ہو کر داخل جنت ہوئے۔ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آ جانے کے باعث سمالی انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپ کے شکم میں گولی لگی۔ کچھ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے۔ اور گر پڑے۔ تب دوزانو .... بیٹھ کر کلمہ شہادۃ بآواز بلند ورد زبان رکھا بعدہ شیطان سیرۃ مردود دشمن نے بھالوں سے ہلاک کیا۔ وہاں ہی آپ کے نمک حلال وفادار سمالی اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔ ثم آمین۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لیفٹیننٹ یورپین بھی وہاں ہی مارا گیا۔ لڑائی 11 بجے تک ہوتی رہی ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لا کر دفن کریں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ ڈاکٹر جمن خان صاحب نے اپنے افسروں کو کہہ کر نعش منگانے کی کوشش کی۔ میں نے اپنے افسروں سے کہہ کر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہنچایا۔ آخر ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی مگر افسوس کہ وہاں پر ہی دفن کر آئے۔ اور ہم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم و مرحوم بھائی صاحب جماعت کے گراں بہا اور اولوالعزم جان نثار تھے آپ کی وفات حسرت آیات البدر والحکم میں شائع کر کے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کی جاوے۔ تو از حد عنایت ہوگی۔ جو صدمہ ہم چند احمدی برادران کو گزرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے (۔) سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرمادیں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعائے مغفرت کے لئے عرض کریں۔ زیادہ نیاز کیے از عاجزان خاکسار ممتاز علی خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ از بربرا

(بدر 10 فروری 1904ء صفحہ 7)

انسانی عقل و معرفت کا سرچشمہ اہل کشف کے روحانی تجربوں کی روشنی میں

بیسویں صدی عیسوی کے پہلے عشرہ میں جبکہ سائنس و مذہب کی کشمکش اور معرکہ آرائی عروج پر تھی حضرت بانی جماعت احمدیہ نے صاحب تجربہ ہونے کی حیثیت سے پوری دنیا میں یہ پرشوکت منادی فرمائی کہ

''فلسفی لوگ تمام مدار اور ادراک معقولات اور تدبر اور تفکر کا دماغ پر رکھتے ہیں مگر اہل کشف نے اپنی صحیح رویت اور روحانی تجارب کے ساتھ معلوم کیا ہے کہ انسانی عقل اور معرفت کا سرچشمہ دل ہے جیسا کہ میں پینتیس برس سے اس بات کا مشاہدہ کر رہا ہوں کہ خدا کا کلام جو معارف روحانیہ اور علوم غیبیہ کا ذخیرہ ہے دل پر ہی نازل ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایک ایسی آواز سے دل کا سرچشمہ علوم کھل جاتا ہے کہ وہ آواز دل پر اس طور سے بشدت پڑتی ہے کہ جیسے ایک ڈول زور کے ساتھ ایک ایسے کنویں میں پھینکا جاتا ہے جو پانی سے بھرا ہوا ہے تب وہ دل کا پانی جوش مار کر ایک غنچہ کی شکل میں سربستہ اوپر کو آتا ہے اور دماغ کے قریب ہو کر پھول کی طرح کھل جاتا ہے اور اس میں سے ایک کلام پیدا ہوتا ہے وہی خدا کا کلام ہے .... دماغ چونکہ منبت اعصاب ہے اس لئے وہ ایک کل کی طرح ہے جو پانی کو کنویں سے کھینچ سکتی ہے اور دل وہ کنواں ہے جو علوم مخفیہ کا سرچشمہ ہے یہ وہ راز ہے جو اہل حق نے مکاشفات صحیحہ کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے جس میں میں خود صاحب تجربہ ہوں''

(چشمہ معرفت صفحہ 270 طبع اول مئی 1908ء)

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر تیر الہام نہ ہو
جو صداقت بھی ہو تم شوق سے مانو اسکو
علم کے نام سے پر تابع اوہام نہ ہو

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اصلاح عالم کا فریضہ جماعت کی اندرونی تنظیم مکمل کرکے ہی ادا ہو سکتا ہے

ذیلی تنظیموں کا قیام۔ حضرت مصلح موعود کی فکری فراست کا کرشمہ

سلسلہ کی روحانی بقا کے لئے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام

مبشر احمد خالد صاحب

حضرت مصلح موعود ان ممتاز ابنائے آدم میں سے تھے جو مدتوں بعد افق انسانیت پر طلوع ہوتے ہیں۔ اور جن کی روشنی صرف ایک نسل کو نہیں بلکہ بیسیوں نسلوں کو اپنی ضیاء پاشی سے منور کرتی رہتی ہے۔

دراصل پیشگوئی مصلح موعود میں کسی انفرادی عظمت کے حامل عظیم ہیرو کی پیدائش کا ذکر نہیں بلکہ اس میں ایک ایسے مذہبی راہنما کی ولادت کی خبر دی گئی ہے جسے اس زمانہ کی ایک مذہبی تحریک کا روح رواں بننا تھا۔ اور جس کی تمام قوتیں اور فطری استعدادیں اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے وقف ہو جانا تھیں اور جس نے اپنی ہم عصر دنیا میں ہی نہیں بلکہ بعد کی دنیا میں بھی ایک درخشندہ نام اور وسعت پذیر کام پیچھے چھوڑنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے زندگی کے ہر شعبہ میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو رہتی دنیا تک مشعل راہ کا کام دیں گے۔ آپ کی بصیرت افروزی اور عرفان کی نور افشانیوں کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ کی تصنیفات و تحقیقات کا قاری نہ صرف وجد کرنے لگتا ہے۔ بلکہ خود اس کی ذہنی بینائی اور فکری بصیرت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کا ذہن اور دماغ نقطہ رس اور معنی آفریں بن جاتا ہے۔

اردو کے مایہ ناز محقق جناب علامہ نیاز فتح پوری تفسیر کبیر کی جلد سوئم کے مطالعہ کے بعد لکھتے ہیں۔

”آپ کی تبحر علمی۔ آپ کی وسعت نظر۔ آپ کی غیر معمولی فکر و فراست آپ کا حسن استدلال۔ آپ کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا کاش! کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔“

(بحوالہ الفضل 17 نومبر 1963ء ص3)

حضور کی غیر معمولی ذہانت۔ بے پناہ وسعت علمی۔ اور خداداد فکر و فراست کا ذکر خود اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کے ان الفاظ کہ ”وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا“ میں بڑے جامع طور پر فرما دیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ پیشگوئی کے ان الفاظ پر غور کرنے کے بعد کوئی انسان بھی اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ آپکی غیر معمولی فکر و فراست پر سوچا تو جا سکتا ہے۔ مگر اس کا احاطہ کرنا بہت مشکل امر ہے۔

اگر آپ ایک طرف منازل سلوک کے رازداں تھے تو دوسری طرف آپ صاحب فکر و طرز مصنف اور اعلیٰ درجہ کے مقرر اور خطیب بھی تھے۔ اور تنظیم جماعت، اجتماعی اور انفرادی نفسیات فلسفۂ قیادت اور تربیت جماعت کے ماہر بھی تھے۔ گو کہ آپ کے تمام کارناموں کا تعلق براہ راست آپ کی خداداد فکر و فراست کے ساتھ ہے۔ لیکن اس مضمون میں صرف آپ کے اس بے مثل و بے مثال کارنامہ کو تحریر کرنا چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی غیر معمولی تنظیم و تربیت کی صورت میں جلوہ گر ہوا۔

حضرت مصلح موعود 1914ء میں منصب خلافت پر فائز ہوئے۔ اس عظیم روحانی منصب پر فائز ہوتے ہی آپؓ کی بصیرت نے یہ ضروری سمجھا کہ اصل مقصود کو پانے کے لئے پہلے افراد جماعت کو اندرونی طور پر منظم کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر آپ نے مسند خلافت پر قدم رکھتے ہی افراد جماعت کی تنظیمی لحاظ سے تربیت کرنی شروع کر دی۔

لجنہ اماء اللہ کا قیام

سب سے پہلے عورتوں کی تعلیم و تربیت اور تنظیم کی طرف توجہ دی۔ کیونکہ عورتیں کسی بھی قوم کا آدھا دھڑ ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض لحاظ سے ان کا کام مردوں سے بھی زیادہ ذمہ داری کا رنگ رکھتا ہے۔ کیونکہ قوم کا آئندہ بوجھ اٹھانے والے نونہال انہی کی گودوں میں پرورش پاتے ہیں پس آپ کی دوربین نگاہ نے جماعت کی ترقی کے لئے ضروری سمجھا کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کی جائے۔ تا کہ وہ جماعت کے نظام کا ایک کارآمد حصہ بن سکیں، چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ نے عورتوں کی تربیت شروع کر دی ان میں جماعت کی خاطر قربانی کا جذبہ پیدا کیا۔ اور ان کی تعلیم کی طرف توجہ دی۔ اور مستورات میں احساس پیدا کیا کہ وہ مردوں سے قربانی میں کسی طرح بھی کم نہیں۔ جب حضور نے مستورات میں خدمت دین اور خدمت قوم کا شوق۔ اور دلچسپی دیکھی تو آپ نے 25 دسمبر 1922ء کو باقاعدہ طور پر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی بنیاد ڈالی۔ احمدی عورتوں نے آپ کی قیادت میں ترقی کی جو منازل طے کیں ان کی تفصیل بڑی دلچسپ ہے۔ اور احباب جماعت کے لئے بہت ہی حوصلہ افزا ہے عورتوں کے خصوصی تعلیمی اداروں کا قیام، جامعہ نصرت کے ذریعہ کالج کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام جس میں دینی تربیت کا پہلو بہت نمایاں تھا۔ پھر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے ذریعہ مختلف دستکاریوں کی تربیت عورتوں کی علیحدہ علیحدہ کھیلوں کا انتظام ان میں مباحثوں اور تقاریر کا ذوق و شوق پیدا کرنا مضمون نگاری کی طرف انہیں توجہ دلانا۔ ان کے لئے علیحدہ اخباروں اور رسالوں کا اجراء اور جلسہ سالانہ میں عورتوں کے علیحدہ اجلاسات میں خواتین مقررین کا عورتوں کو خود خطاب کرنا۔ ہر قسم کی تعلیمی سہولتیں اس رنگ میں مہیا کرنا کہ غریب سے غریب احمدی بچی بھی کم از کم بنیادی تعلیم سے محروم نہ رہے۔

ناصرات الاحمدیہ کا قیام

1928ء سے لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی چھوٹی بچیوں کی بھی ایک مجلس قائم ہے۔ جس کا نام حضور نے بعد میں ناصرات الاحمدیہ رکھا اس مجلس میں سات سے پندرہ سال کی عمر تک کی بچیاں بطور ممبر شامل ہوتی ہیں۔ اور لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی اپنے الگ الگ اجتماعات منعقد کرتی ہیں۔ اور دوسری علمی اور دینی دلچسپیوں میں حصہ لیتی ہیں۔ ابتداء عمر سے ہی بچیوں میں دینی اور علمی شوق پیدا کرنے کے لحاظ سے یہ مجلس بہت مفید کام کر رہی ہے۔ شروع سے بچیوں کی تربیت اس انداز میں کی جاتی ہے کہ بڑی ہو کر جب وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر بنیں تو اپنے تجربہ اور تربیت کی بناء پر مجلس کی بہترین کارکن ثابت ہوں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ نے باون سالہ دور خلافت میں ہندوستان کی پسماندہ عورت کو ایک ادنیٰ مقام سے اٹھا کر ایک ایسے بلند مقام پر فائز کر دیا۔ جسے دنیا کے سامنے دین حق کی عظمت کے نمونہ کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور بعض امور میں وہ دنیا کی انتہائی ترقی یافتہ اور آزاد ممالک کی عورتوں کے لئے بھی ایک مثال بن گئیں۔ صرف ایک مثال پیش کرنے پر ہی اکتفاء کروں گا حضرت فضل عمر کی خلافت کے آخری ایام میں ایک موقع پر جب ربوہ کی مردم شماری کی گئی تو یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ اگرچہ مردوں میں سے ایک معمولی تعداد ناخواندگان کی بھی پائی گئی۔ لیکن عورتیں خدا کے فضل سے سو فیصدی خواندہ نکلیں کئی لڑکیوں نے مولوی فاضل کے امتحان بھی پاس کئے۔ جن میں سے ایک لڑکی مولوی فاضل کے امتحان میں پنجاب بھر میں اول رہی۔ اور یہ حضرت مصلح موعود کی ذاتی توجہ اور نگرانی کا ہی نتیجہ تھا۔ الغرض حضرت فضل عمر کے زمانہ میں حضور کی ہدایات۔ اور نگرانی کے ماتحت احمدی مستورات نے ہر پہلو سے ترقی کی۔ اور بعض کاموں میں تو وہ اس قدر جوش اور شوق دکھاتی ہیں کہ مردوں کو پیچھے چھوڑ دیتی ہیں اور مالی قربانی میں بھی ان کا قدم ہمیشہ ہی پیش پیش رہا۔ جماعت میں بہت سی بیوت الذکر اور بعض دیگر سلسلہ کی عمارات صرف مستورات کے چندوں سے تعمیر کی گئیں۔ کئی مواقع پر لجنات نے اپنے زیورات تک اتار کر پیش کر دیئے۔ اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد اور وقار پہلے سے بہت بڑھ چکا ہے۔ جب ابھی ابتدائی دور تھا۔ اور جماعت ہر لحاظ سے نسبتاً بہت کمزور اور غیر معروف تھی۔ اس وقت بھی جماعتی تنظیموں کا بنظر غور جائزہ لینے والوں نے اس تنظیم میں عظمت کے ایسے آثار دیکھے تھے۔ جن کا نوٹس لئے بغیر نہ رہ سکے۔ تحریک سیرت کے مشہور لیڈر مولانا عبدالمجید قرشی نے اپنے اخبار ”تنظیم“ میں لکھا۔

”لجنہ اماء اللہ قادیان احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے۔ اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاحی مجالس قائم کی گئی ہیں۔ اور اس طرح پر ہر وہ تحریک جو مردوں کی طرف سے اٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے اس انجمن نے تمام خواتین کو سلسلہ کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے۔ عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت زیادہ مخلص اور مربوط ہوتا ہے۔ عورتیں مذہبی جوش کو مردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگزاریاں اخبار میں چھپ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پر جوش ہوں گی۔ اور احمدی عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی جس کا مرور زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا۔“

(اخبار تنظیم امرتسر 28 دسمبر 1926ء ص5-6)

(بحوالہ تاثرات قادیان ص173)

اسی طرح ماہنامہ مصباح کو پڑھ کر ایک آریہ سماجی اخبار تیج کے ایڈیٹر نے یہ لکھا کہ:-

"میرے خیال میں یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر ایک آریہ سماجی اس کو دیکھے- اس کے مطالعہ سے انہیں احمدی عورتوں کے متعلق جو یہ غلط فہمی ہے کہ وہ پردہ کے اندر بند رہتی ہیں اس لئے کچھ کام نہیں کرتیں فی الفور دور ہو جائیں گی- اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ عورتیں باوجود (دین) کے ظالمانہ حکم کے طفیل پردہ کی قید میں رہنے کے کس قدر کام کر رہی ہیں- اور ان میں مذہبی اخلاص اور تبلیغی جوش کس قدر ہے- ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں- لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ باقاعدہ انجمنیں ہیں اور جو وہ کام کر رہی ہیں- اس کے آگے ہماری استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے- مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ احمدی خواتین ہندوستان- افریقہ- عرب، مصر، یورپ اور امریکہ میں کس طرح اور کس قدر کام کر رہی ہیں ان کا مذہبی احساس اس قدر قابل تعریف ہے کہ ہم کو شرم آنی چاہئے چند سال ہوئے ان کے امیر نے ایک (بیت الذکر) کے لئے پچاس ہزار روپے کی اپیل کی اور یہ قید لگا دی کہ یہ رقم صرف عورتوں کے چندہ سے ہی پوری کی جائے- چنانچہ پندرہ روز کی قلیل مدت میں ان عورتوں نے پچاس ہزار کی بجائے پچپن ہزار روپے جمع کر دیا-"

(تاثرات قادیان ص230-231)

بلاشبہ اس تنظیم کا روشن ماضی اور درخشندہ حال ایک خوش آئندہ مستقبل کا پتہ دیتے ہیں- اور ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ دن دور نہیں جب خلفائے سلسلہ کی روحانی قیادت کے تابع مستورات کی یہ انجمن دنیا بھر کی سب دوسری خواتین کی انجمنوں سے زیادہ وقیع اور وسیع اور طاقتور اور حقوق نسواں کی سب سے زیادہ اور سچی علمبردار بن جائے گی- یہ بات محض خوش فہمی نہیں بلکہ حقائق کا رخ اور جماعت احمدیہ کا کردار بتا رہا ہے کہ لازماً ایک دن ایسا ہو کر رہے گا-

خدام الاحمدیہ کا قیام

حضرت مصلح موعود نے اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص کے ماتحت عالمگیر غلبہ دین حق کے لئے جن عظیم الشان تحریکات کی بنیاد رکھی ان میں سے نہایت شاندار نہایت اہم اور مستقبل کے اعتبار سے نہایت دور رس نتائج کی حامل تحریک مجلس خدام الاحمدیہ ہے- جس کا قیام 1938ء کے آغاز میں ہوا حضور کو اپنے عہد خلافت کی ابتداء سے ہی احمدی نوجوانوں کی تنظیم و تربیت کی طرف ہمیشہ توجہ رہی تا کہ ہر زمانہ میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تربیت اس طور پر ہوتی رہے کہ وہ دین حق کا جھنڈا بلند رکھیں-

حضرت مصلح موعود نے اس مقصد کی تکمیل کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف انجمنیں قائم فرمائیں مگر ان سب تحریکوں کی جملہ خصوصیات مکمل طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کی صورت میں جلوہ گر ہوئیں- اور حضرت صاحب کی براہ راست قیادت غیر معمولی توجہ اور حیرت انگیز قوت قدسی کی بدولت مجلس خدام الاحمدیہ میں تربیت پانے کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو ایسے مخلص ایثار پیشہ، دردمند دل رکھنے والے انتظامی قابلیتیں اور صلاحیتیں رکھنے والے مدبر دماغ میسر آ گئے- جنہوں نے آگے چل کر سلسلہ احمدیہ کی عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی سے اپنے کندھوں پر اٹھایا اور آئندہ بھی ہم خدا سے یہی امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر نسل میں ایسے لوگ پیدا کرتا چلا جائے گا-

مجلس انصار اللہ

6 جولائی 1940ء کو حضور نے مجلس انصار اللہ کی نسبت بعض بنیادی ہدایات دیں- جن کا تذکرہ حضور ہی کے الفاظ میں پیش ہے-

"چالیس سال سے اوپر عمر والے جس قدر آدمی ہیں وہ انصار اللہ کے نام سے اپنی ایک انجمن بنائیں اور قادیان کے وہ تمام لوگ جو چالیس سال سے اوپر ہیں اس میں شریک ہوں- ان کے لئے بھی لازمی ہوگا کہ وہ روزانہ آدھ گھنٹہ خدمت دین کے لئے وقف کریں اگر مناسب سمجھا گیا تو بعض لوگوں سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں 3 دن یا کم و بیش اکٹھے بھی لئے جا سکتے ہیں- مگر بہر حال تمام بچوں بوڑھوں اور نوجوانوں کا بغیر کسی استثناء کے قادیان میں منظم ہو جانا لازمی ہے-" (تاریخ انصار اللہ جلد اول ص36، 37)

مجلس اطفال الاحمدیہ

اسی موقع پر حضور نے خدام الاحمدیہ کو یہ ارشاد فرمایا کہ:-

"ایک مہینہ کے اندر اندر خدام الاحمدیہ آٹھ سے پندرہ سال کی عمر تک کے بچوں کو منظم کریں اور اطفال الاحمدیہ کے نام سے ان کی ایک جماعت بنائی جائے اور میرے ساتھ مشورہ کر کے ان کے لئے مناسب پروگرام تجویز کیا جائے-"

(تاریخ خدام الاحمدیہ جلد اول ص173)

اس طرح حضرت فضل عمر نے ننھی منی احمدی کلیوں کو جنہوں نے آگے چل کر باغ احمد کے خوش رنگ اور خوبرو پھول بننا تھا اور دنیا کو اپنے روحانی رنگ و بو سے معطر رکھنا تھا ایک مالا میں پرو دیا اور اس طرح ابتداء سے ہی ان کی اخلاقی روحانی جسمانی، ذہنی اور علمی تربیت کا سلسلہ جاری فرما دیا- یہ تنظیم خدام الاحمدیہ کا ہی ایک حصہ ہے- ہے تو یہ ایک چھوٹی سی دنیا مگر اپنے نظام اور لائحہ عمل کے لحاظ سے بالکل مکمل ہے- حضرت مصلح موعود کی اسی تنظیم کی برکت سے ہی آج دنیا میں یہ تاثر قائم ہو چکا ہے- کہ کبھی کوئی احمدی بچہ دلائل کے میدان میں مغلوب نہیں ہو سکتا- آپ نے قصر احمدیت کی ان چاروں دیواروں کو مکمل کرنے کے بعد فرمایا:-

"ہماری جماعت کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے- تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانا ہے- تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے- مگر یہ عظیم الشان کام اس وقت تک سرانجام نہیں دیا جا سکتا جب تک ہماری جماعت کے تمام افراد خواہ بچے ہوں یا نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اور اس لائحہ عمل کے مطابق دن رات عمل نہیں کرتے جو ان کے لئے تجویز کیا گیا ہے- جب ہم تمام جماعت کے افراد کو ایک نظام میں منسلک کر لیں گے تو اس کے بعد ہم بیرونی دنیا کی اصلاح کی طرف کامل طور پر توجہ کر سکیں گے اس اندرونی اصلاح اور تنظیم کو مکمل کرنے کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ تین جماعتیں قائم کی ہیں-"

(تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد اول ص458)

ذیلی تنظیمیں سلسلہ احمدیہ کی

روحانی بقا کا ذریعہ ہیں

ایک اور موقع پر فرمایا:-

"سلسلہ کے روحانی بقاء کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکات جاری کی ہوئی ہیں- اور یہ تینوں نہایت ضروری ہیں ان تحریکات کو معمولی نہ سمجھیں اس زمانہ میں ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں کہ یہ بہت ضروری ہیں- اب حالات ایسے ہیں کہ جب تک دو دو تین تین آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نگرانی کا انتظام نہ کیا جائے کام نہیں ہو سکتا ہمیں اپنے اندر ایسی خوبیاں پیدا کرنا چاہئیں کہ دوسرے ان کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں اور پھر تعداد بھی بڑھانی چاہئے- اگر گلاب کا ایک پھول ہو اور وہ دوسرا پیدا نہ کر سکے تو اس کی خوبصورتی سے دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا فتح تو آئندہ زمانہ میں ہوتی ہے- اور معلوم نہیں کب ہو لیکن ہمیں کم از کم اتنا تو اطمینان ہو جانا چاہئے کہ ہم نے اپنے آپ کو ایسی خوبصورتی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ دنیا احمدیت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتی- احمدیت کو دنیا میں پھیلا دینا ہمارے اختیار کی بات نہیں لیکن ہم اپنی زندگیوں کا نقشہ ایسا خوبصورت بنا سکتے ہیں کہ دنیا کے لوگ بظاہر اس کا اقرار کریں یا نہ کریں مگر ان کے دل احمدیت کی خوبی کے معترف ہو جائیں اور اس کے لئے جماعت کے سب طبقات کی تنظیم نہایت ضروری ہے-"

(تاریخ احمدیت جلد نہم ص75-76)

حضرت مصلح موعود کی عظیم فراست اور بصیرت کے نتیجہ میں تنظیمی لحاظ سے جماعت احمدیہ کی ترقی میں عظیم الشان اثرات مرتب ہوئے- جماعت احمدیہ حضرت مصلح موعود کے اس عظیم احسان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی بلکہ ملت کے اس فدائی کو ہمیشہ یاد رکھے گی-

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ
یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ربوہ کی تعمیر کے وقت پاکستان بھر کے بڑے بڑے اخباروں کے نمائندگان کو ربوہ کی مجوزہ جگہ دیکھنے کی دعوت دی اور ربوہ کا مجوزہ نقشہ دکھاتے ہوئے تفصیلات سے آگاہ کیا- اس موقع پر لاہور کے مشہور کالم نویس بابا وقار انبالوی مرحوم اپنے اخبار روزنامہ سفینہ میں لکھتے ہیں کہ:-

"گزشتہ اتوار کو امیر جماعت احمدیہ نے لاہور کے اخبار نویسوں کو اپنی نئی بستی ربوہ کا مقام دیکھنے کی دعوت دی اور انہیں ساتھ لے کر وہاں کا دورہ کیا- اس دورے کی تفصیلات اخباروں میں آ چکی ہیں- ایک مہاجر کی حیثیت سے ربوہ ہمارے لئے سبق ہے- ساٹھ لاکھ مہاجر پاکستان آئے- لیکن اس طرح کہ وہاں سے بھی اجڑے اور یہاں بھی کسمپرسی نے انہیں منتشر کر رکھا- یہ لوگ مسلمان تھے- رب العلمین کے پرستار اور رحمۃ للعلمین کے نام لیوا- مساوات و اخوت کے علمبردار- لیکن اتنی بڑی مصیبت بھی انہیں یکجا نہ کر سکی- اس کے برعکس ہم اعتقادی حیثیت سے احمدیوں پر ہمیشہ طعنہ زن رہے ہیں- لیکن ان کی تنظیم- ان کی اخوت اور دکھ سکھ میں ایک دوسرے کی حمایت نے ہماری آنکھوں کے سامنے ایک نیا قادیان آباد کرنے کی ابتداء کر دی ہے- مہاجرین ہو کر وہ لوگ بھی آئے جن میں ایک ایک آدمی خدا کے فضل سے ایسی بستیاں بسا سکتا تھا- لیکن ان کا روپیہ ان کی ذات کے علاوہ کسی غریب مہاجر کے کام نہ آ سکا- ربوہ ہمارے لئے ایک اور نقطہ نظر سے بھی محل نظر ہے- وہ یہ کہ حکومت بھی اس سے سبق لے سکتی ہے اور مہاجرین کی صنعتی بستیاں اس نمونہ پر بسا سکتی ہے- اس طرح ربوہ عوام اور حکومت کے لئے ایک مثال ہے- اور زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ لمبے چوڑے دعوے کرنے والے منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں اور عملی کام کرنے والے کچھ دعویٰ کئے بغیر کچھ کر دکھاتے ہیں-"

(سفینہ لاہور 13 نومبر 1948ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک الہام

23 نومبر 45ء کو آپ کی صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ کی وفات ناگہانی طور پر ڈلہوزی میں ہو گئی- 24 نومبر کو آپ کا جنازہ قادیان پہنچایا گیا- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو چند دن قبل ڈلہوزی تشریف لے گئے تھے- فرمایا:-

"جب سے میں ڈلہوزی آیا ہوں منذر خوابیں دیکھتا کہ پریشانی کی حالت میں فوراً سفر کرنا پڑا ہے- آخری خواب والی رات زیادہ توجہ سے دعائیں کیں- تو صبح کے قریب مجھے آواز آئی "السلام علیکم" اس سے میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ مراد تھی کہ یہ منذر خوابیں میری ذات کے متعلق نہیں تھیں- دوسرے السلام علیکم کے جمع کے صیغہ میں یہ اشارہ تھا کہ خاندان کے بہت سے افراد کو خطرہ پیش آئے گا- مگر اللہ تعالیٰ بحیثیت مجموعی کثیر حصہ کی حفاظت رکھے گا اور مرحومہ کے نیک انجام کی طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے-"

(حیات بشیر ص 83)

جماعت احمدیہ برطانیہ کی خبریں

اخبار احمدیہ برطانیہ دسمبر 2002ء و جنوری 2003ء سے ماخوذ

مرتبہ: محمد محمود طاہر صاحب

بیت الفضل میں عیدالفطر کی تقریب

6؍دسمبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک برطانیہ میں عیدالفطر منائی گئی- ملک بھر میں کئی جگہوں پر عید کے اجتماعات ہوئے -لندن میں تمام احمدیہ بیوت الذکر اور بعض مقامات پر ہال کرایہ پر لے کر عید کی نماز ادا کی گئی- لیکن مرکزی اجتماع بیت الفضل لندن میں ہوا- جہاں احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کی اقتدا میں نماز عید ادا کی-

بیت الفضل میں نماز عید کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے اور چار بڑی بڑی مارکیاں لگا کر ان میں ہیٹنگ کا انتظام کیا گیا- سخت سردی کے باوجود بیت الفضل' محمود ہال' نصرت ہال' ملحقہ دفاتر اور چاروں مارکیوں کے علاوہ صحن بھی نمازیوں سے بھرا ہوا تھا تقریباً دو ہزار احباب نے یہاں نماز عید ادا کی- احباب کی تواضع کے لئے کھانے کے علاوہ سویوں اور چائے کا انتظام تھا- حضور انور کی زیارت سے خوشیاں دوبالا ہوگئیں-

امسال عیدالفطر کے پر مسرت موقعہ پر مقامی ممبر پارلیمنٹ جناب ٹونی کولمین بھی بیت الفضل تشریف لائے اور انہوں نے حضور انور کا انہماک سے خطبہ سنا اور پھر کافی دیر تک حاضرین سے بے تکلفی سے محو گفتگو رہے-

رمضان المبارک کے بابرکت ایام

گزشتہ رمضان المبارک میں بیت الفضل میں فجر کے بعد درس حدیث مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل دیتے رہے- درس کا رواں انگریزی ترجمہ بھی کیا جاتا تھا- جمعۃ المبارک کے علاوہ روزانہ درس القرآن کا انتظام بھی تھا- پہلے پانچ روز یہ درس دوپہر بارہ بجے سے ظہر تک لیکن بعد میں افطار سے قبل کر دیا گیا- اس درس کے رواں انگریزی ترجمہ کی بھی سہولت موجود تھی- 9 علماء کرام نے درس قرآن دیا اور اختتامی دعا کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے- آخری عشرہ میں بیت الفضل میں امسال 9 مرد اور 8 خواتین کو اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی- رمضان میں بیت الفضل میں نماز تراویح پڑھانے کی سعادت حافظ فضل ربی صاحب نے حاصل کی-

رمضان میں برطانیہ کے دوسرے مراکز میں بھی درس قرآن' درس حدیث' نماز تراویح کا انتظام تھا ان میں بیت الفتوح مورڈن' دارالبرکات برمنگھم' بیت الحمید بریڈفورڈ' بیت المعید کیمبرج' بیت السبحان کرائیڈن' بیت الاحد ایسٹ لنڈن' ناصر ہال جلنگھم' بیت الرحمٰن گلاسکو' بیت النور ہنسلو' بیت الصمد ہڈرز فیلڈ' بیت الاکرام لیسٹر' دارالامان مانچسٹر' بیت الشکور آکسفورڈ' دارالسلام ساؤتھ آل اور بیت الذکر اسلام آباد ٹلفورڈ شامل ہیں- برطانیہ میں کل 80 احباب جماعت کو (40 خواتین - 40 مرد) کو اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی-

بیت الفضل کی خوبصورتی پر انعام

باغ کی تزئین' پھولوں اور پودوں کی سجاوٹ پر وانڈزورتھ کونسل کی طرف سے ہر سال ایک مقابلہ ہوتا ہے- گزشتہ سال بیت الفضل لندن کو اول انعام دیا گیا- گزشتہ سے پیوستہ سال دوسرے انعام کی حقدار قرار پائی- امسال بھی بیت الفضل لندن علاقہ بھر میں دوم انعام کی مستحق ٹھہری- اس سلسلہ میں ایک خصوصی تقریب 22؍اکتوبر 2002ء کو ہوئی- میئر آف وانڈزورتھ نے انعامات تقسیم کئے اور جماعتی نمائندہ نے انعام اور سند وصول کی-

اصلاحی کمیٹیوں کا تقرر

حضور انور کی ہدایت پر برطانیہ میں مرکزی اور علاقائی سطح پر اصلاحی کمیٹیوں کا قیام ہو چکا ہے اب برطانیہ کی بڑی جماعتوں میں ان کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے مستورات کی مدد کے لئے اصلاحی کمیٹیوں میں خواتین ممبر بھی مقرر کی جاتی ہیں- مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب برطانیہ اصلاحی کمیٹی کے صدر اور مکرم خواجہ رشیدالدین قمر صاحب اس کے سیکرٹری ہیں-

ریجنل اجتماع انصاراللہ نارتھ ایسٹ

دارالامان مانچسٹر میں 2' 3 نومبر 2002ء کو مجلس انصاراللہ کا دو روزہ ریجنل اجتماع منعقد ہوا- افتتاحی اجلاس میں کل حاضری 144 رہی- مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر انصاراللہ یو-کے نے بھی اس میں شرکت کی اور خطاب کیا- مربیان کی تقاریر اور علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے- اجتماع میں حاضری اور مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے ہڈرز فیلڈ نے ٹرافی حاصل کی- اختتامی تقریب میں مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نے انعامات تقسیم کئے اور تقاریر بھی کی گئیں-

دعوۃ الی اللہ کانفرنس

مورخہ 28؍ستمبر کو بیت الفتوح مورڈن میں ایک دعوت الی اللہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں ریجنل امراء' ریجنل مربیان' معاون تنظیموں کے صدران اور ریجنل کوآرڈینیٹرز نے شرکت کی پروگرام کے پہلے حصہ کی صدارت مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے جبکہ دوسرے حصہ کی صدارت محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو-کے نے کی- کانفرنس میں دعوۃ الی اللہ کے ذرائع زیر غور آئے-

اجتماعی وقار عمل

یکم دسمبر 2002ء کو مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے تین علاقوں ساؤتھ' بیت الفتوح اور اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے بیس خدام نے احمدیہ قبرستان ووکنگ میں اجتماعی وقار عمل کے دوران صفائی کی قبروں کی درستی کی اور خودرو جھاڑیاں کاٹیں-

ساؤتھ ویسٹ ریجن کا اجتماع انصاراللہ

3؍نومبر 2002ء کو کارڈف ساؤتھ ویسٹ ریجن کا ریجنل اجتماع انصاراللہ منعقد ہوا- اختتامی اجلاس میں صدر انصاراللہ یو- کے نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب کیا-

بورن متھ میں مذاکرہ کا انعقاد

24؍اکتوبر 2002ء کو بورنمتھ کے ہوٹل Miaramar میں ''دین اور جدید دنیا'' کے موضوع پر ایک دعوتی مذاکرہ ہوا- اس تقریب میں کل 75 مہمان شامل ہوئے جن میں 70 مقامی انگریز احباب تھے- پہلے علماء کرام نے تقاریر کیں اور آخر پر دلچسپ مجلس سوال و جواب رکھی گئی-

پروگرام سے پہلے BBC ریڈیو Solent اور Dorset نے Broadcast-1 اور Hempshire کے اپنے چینلز سے نائب امیر یو کے کے انٹرویو براہ راست نشر کئے-

خدام الاحمدیہ یو-کے کے نئے صدر

مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب جو کہ آئرش نو احمدی واقف زندگی ہیں- آپ 4 سال تک بطور صدر خدام الاحمدیہ یو کے بھی خدمات بجالائے ہیں- ان کا 12؍نومبر 2002ء کو آئرلینڈ میں مشنری انچارج کے طور پر تقرر ہو چکا ہے- محترم صاحبزادہ مرزا فخر احمد صاحب کا تقرر حضور انور نے بطور صدر خدام الاحمدیہ یو- کے فرمایا ہے-

جلسہ سیرۃ النبیؐ

لجنہ اماء اللہ ہنسلو کے زیر اہتمام مورخہ 3 نومبر 2002ء کو فیلتھم پیپل سنٹر کا ایک ہال کرایہ پر لے کر جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا- اس کے انتظامات شعبہ دعوت الی اللہ کے تحت ینگ لجنہ نے کئے- مہمانوں کے لئے دعوت نامے چھپوائے گئے- 16 غیر از جماعت مہمان خواتین نے شمولیت کی-

گلاسکو میں اطفال کی تربیتی کلاس

جماعت احمدیہ گلاسکو کے شعبہ تربیت کے زیر انتظام اطفال کی سہ روزہ تربیتی کلاس 14 تا 16 اکتوبر 2002ء بیت الرحمٰن گلاسکو میں منعقد ہوئی جس میں کل تجنید 28 میں سے 25 اطفال شامل ہوئے- اطفال نے دوران کلاس بیت الرحمٰن میں ہی قیام کیا- پروگرام کو کامیاب بنانے میں 16 خدام اور انصار شامل تھے-

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ یو- کے کی مجلس شوریٰ مورخہ 2' 3 دسمبر 2002ء کو منعقد ہوئی- ملک بھر سے نمائندگان نے شرکت کی اور تجاویز پر بحث کی-

اللہ تعالیٰ ان تمام پروگراموں کے مفید نتائج نکالے اور جماعتی مساعی کو قبول فرمائے-

---

ترجمہ: احمد مستنصر قمر صاحب

ڈپریشن اور موسم بہار

سنڈے ٹائمز 4؍اپریل 2002ء کی ایک رپورٹ کے مطابق ڈپریشن کا مرض موسم بہار میں خاص طور پر بڑھتا ہے۔ اور ایسے لوگ جو پہلے ہی اس موسم کے ہاتھوں بیماری کا شکار ہو رہے ہوں وہ کسی آدمی کی وفات کا سن کر مزید بیمار ہو سکتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ بعض لوگ بعض مخصوص قسم کی آوازوں سے ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً گھنٹہ گھر کی آواز، دور کہیں گزرنے والی گاڑی کی آواز وغیرہ۔ بعض کم روشنی والے دنوں میں ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہر پانچ میں سے ایک شخص ڈپریشن کا شکار ہے۔ لیکن عموماً دوائی استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ تمام عمر ڈپریشن کا شکار رہتے ہیں لیکن انہیں عملاً کسی دوائی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور وہ اپنی روزمرہ ذمہ داریوں سے بخوبی عہدہ برآ ہوتے رہتے ہیں۔ تاہم ڈاکٹروں کا عمومی مشورہ یہی ہے کہ ڈپریشن کے مرض میں دوائی استعمال کرنی چاہئے۔ بھوک نہ لگنا اور ہر کام جلدی جلدی کرنے کی کوشش کرنا وغیرہ ڈپریشن کی علامات ہیں۔ ڈپریشن کی ادویات کو "Anti-Depressants" کہا جاتا ہے۔ ان کے نقصانات بھی ہیں۔ کبھی کم کبھی زیادہ۔ ڈپریشن کے مرض کی صورت میں مریض کے مزاج کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ مزید معلومات کے لئے

www.sunday-times.co.uk

وزٹ کریں۔

مکرم سید سہیل احمد صاحب کا ذکر خیر

محمد یوسف بقاپوری صاحب

سید سہیل احمد صاحب کی وفات مورخہ 6راکتوبر 2001ءکوامریکہ میں ہوئی۔ آپ مورخہ 15راکتوبر 1931ءکو پیدا ہوئے گویا وفات کے وقت آپ کی عمر ستر برس تھی۔ آپ نے CSP کا امتحان پاس کر کے سرکاری ملازمت کا آغاز اسسٹنٹ کلکٹر سیالکوٹ سے کیا۔ دوران ملازمت اعلیٰ سرکاری عہدوں پر رہے۔ اور بالآخر اسلام آباد میں 1991ء میں جائنٹ سیکرٹری کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ اسلام آباد میں 1970ء سے مقیم تھے۔ اور جماعتی کاموں میں دلچسپی لیتے تھے۔ اسلام آباد میں کافی عرصہ سیکرٹری وصایا، صدر حلقہ I/8 اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ اسلام آباد شرقی کے طور پر خدمات انجام دیں۔ بحیثیت زعیم اعلیٰ انصار اللہ میرے ساتھ اکثر مرکزی میٹنگ میں شمولیت اختیار کرتے۔

میں ان کی مجلس عاملہ کا رکن تھا۔ غالباً پہلی مرتبہ 87ء میں زعیم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ مجلس عاملہ کے اجلاس اپنے گھر منعقد کرواتے۔ اور مرکز سے جو ڈاک موصول ہوتی تھی۔ اس کے جوابات فوراً بھجواتے ان کی اعلیٰ قیادت کی وجہ سے مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی حسن کارکردگی کے لحاظ سے ایک مرتبہ پورے پاکستان میں دوم پوزیشن پر آئی۔

خاکسار نے ان کے ساتھ تقریباً پانچ سال کام کیا ہے۔ اور میرے مشاہدے میں آیا کہ وہ بغیر تحقیق کے کوئی کام نہ کرتے تھے۔ جھوٹ سے نفرت تھی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ایک جلسہ سالانہ پر قادیان گئے۔ وہاں پر آپ کی طبیعت دل کے حملہ کی وجہ سے خراب ہو گئی۔ اور امرتسر کے ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ آپریشن کرالیا جائے۔ لیکن طبیعت اس کی طرف مائل نہ ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشورہ سے ہومیوپیتھی علاج شروع کیا۔

سال کا اکثر حصہ ملک سے باہر اپنے عزیزوں اور بچوں کے پاس امریکہ میں گزارتے تھے۔ جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شمولیت اختیار کی۔ خلیفہ وقت سے بہت لگاؤ تھا۔ اکثر دعاؤں کے لئے لکھتے رہتے۔ خود بھی دعا گو تھے۔ اور دعاؤں پر بہت یقین کرتے تھے۔ آپ ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ سن ساٹھ کی دہائی میں جب مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) میں تعینات تھے۔ تو جماعت برہمن بڑیہ کے جلسہ پر آپ نے نمایاں خدمت انجام دی۔ جس کا ذکر ایک مرتبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ تحدیث نعمت کے طور پر اکثر ذکر فرماتے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد زیادہ تر وقت مطالعہ میں گزرتا۔ گھر میں لائبریری تھی۔ جہاں سلسلہ کی کتب کا مکمل سیٹ موجود ہے۔

آپ کی اولاد میں دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ بچے سب شادی شدہ ہیں۔

آپ کی بیگم محترمہ شہلا صاحبہ بھی ایک احمدی مخلص خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔

آپ موصی تھے۔ چونکہ آپ کی وفات امریکہ ہوئی۔ پہلے آپ کو وہاں امانتاً دفن کیا گیا۔ ماہ دسمبر 2001ء میں آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بیت طاہر کوبلنز (جرمنی) کا سنگ بنیاد

رپورٹ: شیخ قمر محمود۔ ریجنل امیر رائن موزل جرمنی

کوبلنز شہر جرمنی کے جنوب مغرب میں واقع ہے جس کی آبادی تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ جرمنی کا نہایت خوبصورت شہر ہے جہاں پر دو دریا ملتے ہیں اور یہ جگہ Deutsches Eck کے نام سے مشہور ہے۔ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی میں 100 بیوت الذکر کی تحریک فرمائی۔ کوبلنز میں بھی بیت کی جگہ کے حصول کے لئے کوششیں شروع کر دی گئیں۔

26رفروری 1999ء کو یہاں کے ایک مشہور اخبار میں ایک پلاٹ جس کا رقبہ 2400 مربع میٹر ہے برائے نیلامی کا اشتہار آیا۔ مجلس عاملہ کے ممبران سے مشورہ کر کے اگلے ہی دن بینک سے رابطہ کیا گیا اور بینک نے دو دن کے اندر کاغذات بھجوا دیئے۔ محترم امیر صاحب جرمنی کی اجازت سے شہر کی انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا کہ اس جگہ پر بیت بنا سکتے ہیں یا نہیں۔ اس اجازت کے حصول میں کافی مشکلات پیش آئیں۔ لیکن محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے تقریباً 2 ہفتے کے بعد 17 / مارچ بروز جمعۃ المبارک شہر کی انتظامیہ نے اجازت دے دی اور اتفاق سے یہ دن عیدالاضحیہ کا مبارک دن تھا۔

23/مارچ 1999ء کو اس پلاٹ کی نیلامی پر تین ممبران جماعت عدالت میں حاضر ہوئے۔ نیلامی کی کارروائی ختم ہونے پر یہ پلاٹ جماعت احمدیہ کو مل گیا۔ الحمدللہ۔ یہ دن یوم مسیح موعود کے اعتبار سے نہایت اہمیت کا حامل اور بابرکت تھا۔ اس پلاٹ پر جولائی 2002ء سے Basement کا کام شروع ہو گیا اور مختلف اوقات میں وقار عمل بھی ہوتا رہا۔ مورخہ 15/جون 2002ء ایک وفد طاہر بیت کوبلنز کے سنگ بنیاد کے سلسلہ میں امیر صاحب جرمنی کی اجازت سے حضور اقدس ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے لندن گیا چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اس اینٹ پر جو سنگ بنیاد پر رکھی جانی تھی دعا کی۔ مورخہ 9/نومبر بروز ہفتہ 4/رمضان المبارک 2002ء کو شام 4 بجے محترم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے دعاؤں کے ساتھ طاہر (بیت) کوبلنز کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کروائی۔ اس مبارک موقع پر مختلف نمائندہ احباب و خواتین کو اس کی بنیاد میں اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اس مبارک تقریب میں 350/احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اس موقع پر افطاری کا انتظام موجود تھا۔ علاوہ ازیں اس پر مسرت موقع پر تمام احباب و خواتین اور بچوں میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس علاقہ رائن موزل میں بیت کی تعمیر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ہمیں اس کی جلد اور احسن رنگ میں تکمیل کی توفیق بخشے اور یہ بیت ہمیشہ خدا تعالیٰ کے سچے موحد مخلص عبادت گزار بندوں سے آباد رہے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 20-دسمبر 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34612 میں رانا عمران احمد ولد رانا منور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد نزد فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 7 مرلے واقع نصرت آباد نزد فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی -/120000 روپے۔ 2۔ زمین برقبہ 2 کنال واقع بابل بری نزد ربوہ مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا عمران احمد ولد رانا منور احمد نصرت آباد نزد فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر 2 رانا تصور احمد وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 34614 میں سمیرہ بشریٰ بنت شمشاد احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سمیرہ بشریٰ بنت شمشاد احمد بٹ طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالکریم وصیت نمبر 18199 گواہ شد نمبر 2 محمد عبداللہ وصیت نمبر 21195

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 25رفروری 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m کارٹون
1-25 a.m مجلس سوال و جواب
2-35 a.m کوئز
3-20 a.m فرانسیسی سروس
4-30 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت' درس ملفوظات' عالمی خبریں
6-00 a.m واقفین نو پروگرام
6-35 a.m اردو تقریر
7-35 a.m طب و صحت کی باتیں
8-15 a.m لجنہ اور ناصرات U.K کے اجتماع کی جھلکیاں
9-15 a.m لجنہ میگزین
10-15 a.m بنگلہ ملاقات
11-15 a.m تلاوت' درس ملفوظات' عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سفر ہم نے کیا
1-15 p.m کبڈی ٹورنامنٹ
1-45 p.m درس القرآن
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-25 p.m طب و صحت کی باتیں
5-05 p.m تلاوت' درس ملفوظات' عالمی خبریں
7-05 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m لجنہ ملاقات
9-05 p.m فرانسیسی سروس
10-05 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

بدھ 26فروری 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m تربیتی پروگرام
1-45 a.m علمی خطابات
2-10 a.m سفر ہم نے کیا۔
2-30 a.m ڈاکومنٹری
3-30 a.m خطبہ جمعہ 13 مارچ 1987ء
5-05 a.m تلاوت' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
6-00 a.m چلڈرنز پروگرام
6-40 a.m مجلس سوال و جواب
7-35 a.m ہماری کائنات
8-05 a.m اردو کلاس
9-30 a.m سفر ہم نے کیا
10-00 a.m خطبہ جمعہ 13 مارچ 1987ء
11-00 a.m تلاوت' عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m سواحیلی سروس
1-30 p.m ہماری کائنات
2-00 p.m مجلس سوال و جواب
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-05 p.m سفر ہم نے کیا
5-05 p.m تلاوت' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
5-55 p.m اردو کلاس
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ 13 مارچ 1987ء
9-00 p.m فرانسیسی ملاقات
10-10 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

جمعرات 27رفروری 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m خطبہ جمعہ 13 مارچ 1987ء
2-10 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
2-30 a.m گلدستہ
3-00 a.m ہماری کائنات
3-30 a.m مجلس سوال و جواب
4-30 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت' درس ملفوظات' عالمی خبریں
5-55 a.m مجلس سوال و جواب
7-05 a.m ہنر
7-20 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-55 a.m تربیتی پروگرام
8-30 a.m کینیڈین سروس
9-30 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
10-05 a.m ترجمۃ القرآن
11-05 a.m تلاوت' عالمی خبریں
11-35 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سندھی سروس
1-15 p.m سندھی درس حدیث
1-35 p.m مجلس سوال و جواب
2-45 p.m سنگ میل
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m کمپیوٹر سب کے لئے
4-45 p.m ہنر
5-05 p.m تلاوت' درس ملفوظات' عالمی خبریں
5-55 p.m جرمن ملاقات
6-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m ترجمۃ القرآن
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-00 p.m لقاء مع العرب

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی انچارج برازیل حال نزیل ربوہ کے واقف نو دونوں بیٹوں ندیم احمد طاہر اور اعجاز احمد ظفر کی تقریب آمین مورخہ 20 فروری 2003ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر بیت الاحمد فیکٹری ایریا میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد دونوں بچوں نے قرآن سنایا۔ مہمان خصوصی نے اس قسم کی بابرکت تقاریب منعقد کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی جس کے بعد جملہ شرکاء کو طعام پیش کیا گیا بچے مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی مرحوم سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ ریاض صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچوں کو انوار قرآن سے حصہ دے اور قرآنی تعلیم عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

انصاراللہ مقامی کی سپورٹس ریلی

انصاراللہ مقامی ربوہ کی تیسری سالانہ سپورٹس ریلی مورخہ 14 تا 16 فروری 2003ء منعقد ہوئی۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید تھے۔ اختتامی تقریب 16 فروری کو ایوان محمود ہال میں ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ اس موقع پر ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن سنگل کے فائنل میچز ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب ناظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے خطاب میں کھیل اور ورزش کو نچلی سطح پر شروع کرنے کی تلقین کی۔ عہد اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

ولادت

مکرم میاں محمد سرور بھٹی صاحب زعیم انصاراللہ پنڈی بھٹیاں تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی شوکت جہاں صاحبہ و مکرم ندیم احمد صاحب رندھاوا قائد مجلس چوپڑ ہٹہ و نائب قائد ضلع خانیوال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 6 فروری 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام ''کظیم احمد'' تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد یونس صاحب رندھاوا صدر جماعت چوپڑ ہٹہ ضلع خانیوال کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم عبدالقیوم بھٹی صاحب معلم وقف جدید کے والد مکرم فضل کریم بھٹی صاحب مجو چک ضلع گوجرانوالہ مورخہ 16 فروری 2002ء کو سڑک پار کرتے ہوئے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے اور جنرل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

مکرم میاں محمد سرور بھٹی صاحب زعیم انصاراللہ پنڈی بھٹیاں لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم خالد احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید کی تقریب شادی ہمراہ سمیرا محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب آف حیدر آباد سندھ سے مورخہ 8 فروری 2003ء کو منعقد ہوئی مورخہ 10 فروری کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منور احمد صاحب فاروق کالونی سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب جنجوعہ مرحوم زرعی بنک سرگودھا حرکت قلب بند ہونے سے مورخہ 15 فروری 2003 کو بعمر 70 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوفی محمد اسحٰق صاحب مربی سلسلہ کی منجھلی ہمشیرہ تھیں۔ انہوں نے چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ نیک صابر شاکر خاتون تھیں ان کی تدفین چک نمبر 98 شمالی سرگودھا میں ہوئی جنازہ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مربی سلسلہ ربوہ نے پڑھایا اور بعد تدفین دعا کروائی احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں مقام علیین عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	22فروری	زوال آفتاب	12-22 :
ہفتہ	22فروری	غروب آفتاب	6-03 :
اتوار	23فروری	طلوع فجر	5-19 :
اتوار	23فروری	طلوع آفتاب	6-41 :

صدر نے تحقیقات کا حکم دے دیا

صدر مملکت اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل مشرف نے پاک فضائیہ کے سربراہ مصحف علی میر سمیت ائرفورس کے 17 افسران کی فضائی حادثے میں ہلاکت کی تحقیقات کا فوری طور پر حکم دے دیا ہے۔اور تمام متعلقہ حکام سے اس کے بارے میں تفصیلات طلب کر لی ہیں۔ ائر مارشل خالد چودھری کی سربراہی میں اعلیٰ سطحی انکوائری کمیشن قائم کیا گیا ہے۔

طیارے کو کلیئر کرنے والا عملہ تحویل میں لے لیا گیا

چکلالہ ایئر بیس پر متعین عملہ جس نے طیارے کو کلیئر کیا اس کو آئی ایس آئی اور فضائیہ کی تحقیقاتی ٹیم نے اپنی تحویل میں لے لیا اور ان سے پوچھ گچھ جاری ہے۔فوکر طیاروں کی سالانہ مرمت پی آئی اے کرتی ہے لیکن روزانہ دیکھ بھال ائرفورس کا عملہ کرتا ہے۔ طیارے کی فٹنس کے حوالے سے مختلف پہلوؤں پر تحقیقات جاری ہیں۔

مصحف علی میر پاک فضائیہ کے 16ویں سربراہ تھے

کوہاٹ میں طیارے کے حادثہ میں جاں بحق ہونے والے ائر چیف مارشل مصحف علی میر پاک فضائیہ کے 16ویں سربراہ تھے۔ وہ 5مارچ 1947ء کو پیدا ہوئے۔20جنوری 1967ء میں ائرفورس میں کمیشن حاصل کیا۔ اور انہیں 20نومبر 2000ء میں پاک فضائیہ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومت نے انہیں نشان امتیاز (ملٹری) ہلال امتیاز (ملٹری) ستارہ امتیاز (ملٹری) اور ستارہ بسالت کے اعزازات سے نوازا۔

فضائیہ کے قائمقام سربراہ کا تقرر

وائس چیف آف ائر سٹاف ائر مارشل سید قیصر حسین نے فضائیہ کے قائمقام سربراہ کی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

ایران کا فوجی طیارہ بھی گر کر تباہ 302 ہلاک

جنوب مشرقی ایران کے شہر کرمان کے قریب روسی ساخت کا ایرانی طیارہ گر کر تباہ ہو گیا طیارے میں سوار 302۔افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں اعلیٰ فوجی حکام' سمیت ایلیٹ گارڈز کے 284۔ارکان اور عملے کے 18۔ارکان شامل ہیں۔ یہ فوجی ٹرانسپورٹ طیارہ زاہدان سے کرمان جا رہا تھا۔ کہ لینڈنگ سے کچھ دیر قبل کرمان شہر کے مشرق میں گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے کے ٹکڑے اور ہلاک ہونے والوں میں سے کچھ کی لاشیں ملی ہیں۔مزید کی تلاش جاری ہے۔